سوال

ہمارے ملک میں شادی بیاہ کی تقریبات موسیقی وگانے اور رقص و سرور پر مشتمل ہوتی ہیں، کیا اگر میں شادی میں تقریب میں جاکر گانے کی مجلس سے دور بیٹھوں خاص کر اپنے اور سسرالی خاندان کی شادی تقریب میں جاؤں تو کیا گنہگار ٹھرونگی، میں وہاں نہ جانے اور کھانے وغیرہ مباح امور میں شرکت نہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی ؟

جواب

الحمدللہ

اول :

برائی اور منکرات پر مشتمل تقریب مثلا دف کے علاوہ باقی آلات گانا بجانا جس میں ڈھول باجا اور موسیقی شامل ہو، یا پھر مرد وعورت کے اختلاط پر مشتمل ہو، یا اس کے علاوہ کوئی اور برائی و منکرات پائی جائیں تو اس میں شرکت کرنا جائز نہیں، لیکن ایسا شخص جا سکتا ہے جو اس برائی کو روکنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور اس کا ظن غالب ہو کہ اس کے روکنے سے برائی رک جائیگی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب اسے کسی ایسی تقریب اور ولیمہ میں دعوت دی جائے جس میں معصیت ونافرمانی ہو مثلا شراب نوشی اور گانا بجانا پایا جائے اور اس کے لیے اس برائی کو روکنا اور ختم کرنا ممکن ہو تو اس کا اس تقریب میں جانا اور اس برائی سے روکنا لازم ہے؛ کیونکہ اس طرح وہ دو فرض ادا کریگا ایک تو اپنے مسلمان بھائی کی دعوت کو قبول کریگا، اور دوسرا برائی کو ختم کریگا

لیکن اگر وہ اس کو نہیں روک سکتا تو وہاں نہ جائے، اور اگر اسے اس تقریب میں جاکر معصیت و برائی کا علم ہو تو وہ اس سے روکے، اور اگر روک نہیں سکتا تو وہاں سے واپس آجائے، امام شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامۃ (214/7).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"اگر شادی کی تقریبات برائی و معصیت مثلا مرد و عورت کے اختلاط اور گانے بجانے اور رقص وغیرہ سے خالی ہوں یا پھر اگر وہاں جائیں اور جاکر اس برائی کو روک دیں تو پھر وہاں اس خوشی میں شامل ہونا جائز ہے، بلکہ اگر وہاں کوئی برائی ہو جس کو ختم کرنے پر آپ قادر ہوں تو وہاں آپ کا جانا واجب ہو جاتا ہے

لیکن اگر تقریبات میں ایسی برائی ہو جس کو آپ روک نہیں سکتے تو آپ کے لیے وہاں جانا حرام ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے :

اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے، اور دنیوی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتے رہیں تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب (اس طرح) پھنس نہ جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی الانعام (70).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی مذاق بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے لقمان (6).

گانے بجانے اور موسیقی کی مذمت میں وارد شدہ احادیث بہت ہیں " انتہی

ماخوذاز : فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع و ترتیب محمد المسند (92).

دوم :

اگر آپ کا شادی میں جانا اور کھانا پکانے میں شریک ہونے وغیرہ میں برائی سننے یا برائی کے اقرار یا معاونت نہیں ہوتی مثلا برائی والی جگہ دور ہو جہاں سے آپ کو آواز نہیں آتی ، یا پھر برائی شروع ہونے سے قبل آپ وہاں سے واپس چلی جائیں تو پھر آپ کا وہاں میں جانے میں کوئی حرج نہیں ، آپ کو چاہیے کہ آپ انہیں نصیحت کریں اور ان کے سامنے اس برائی کا حکم بیان کریں ، اور اس میں شرکت کی حرمت بھی واضح کریں

قرطبی رحمہ اللہ تعالی درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں ، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو ، یقینا اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

قولہ تعالی : تو تم ان کے ساتھ اس مجلس میں نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں .

یعنی کفر کے علاوہ اور باتیں کرنے لگیں :

یقینا تم انہی جیسے ہو . اس سے یہ دلیل ملتی ہے کہ معصیت و نافرمانی کرنے والوں کی جانب سے جب معصیت ظاہر ہو تو ان سے علیحدہ رہنا واجب ہے ؛ کیونکہ جو ان سے علیحدہ نہیں ہوتا تو وہ ان کے فعل پر راضی ہے ، اور کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے

اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

یقینا تم انہی جیسے ہو .

چنانچہ جو کوئی بھی معصیت و نافرمانی کی مجلس میں بیٹھا اور انہیں اس برائی سے نہ روکا تو وہ ان کے ساتھ گناہ میں برابر کا شریک ہے

جب وہ معصیت و نافرمانی کی باتیں اور برائی پر عمل کرنے لگیں تو انہیں روکنا چاہیے ، اور اگر وہ انہیں نہیں روک سکتا تو پھر اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے تاکہ وہ اس آیت میں شامل نہ ہو جائے " انتہی

اور شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اور اسی طرح ان مجالس اور تقریبات میں شریک ہونا جن میں فسق و فجور اور معصیت و نافرمانی ہوتی ہے بھی اسی میں داخل ہوگا جن تقریبات میں اللہ کے اوامر اور نواہی کی اہانت کی جاتی ہے ، اور اللہ کی ان حدود کو پامال کیا جاتا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے قائم کی ہیں ، اور اس نہی کی انتہاء یہ ہے کہ اس طرح کے لوگوں کے ساتھ اس وقت تک نہ بیٹھا جائے

جب تک وہ کسی اور باتوں میں مشغول نہ ہو جائیں . یعنی اللہ کی آیات کے ساتھ کفر اور مذاق کے علاوہ اور باتوں میں مشغول ہو جائیں تو پھر بیٹھو، " یقینا تم انہی جیسے ہو " یعنی اگر مذکورہ حالت میں تم ان کے ساتھ بیٹھو گے تو انہی جیسے ہو کیونکہ تم ان کے کفر اور مذاق پر راضی ہوئے ہو، اور معصیت پر راضی ہونا معصیت کا ارتکاب کرنے والے جیسا ہی ہے

حاصل یہ ہوا کہ جو اللہ کی معصیت والی مجلس میں حاضر ہو اس کے لیے استطاعت ہونے کی شکل میں اس برائی سے روکنا متعین ہے، یا پھر اگر استطاعت نہیں تو وہاں سے اٹھ کر چلا جائے " انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (217).

واللہ اعلم .